شئونِ علمیہ

قاہرہ کا جنگی عجائب خانہ

ہر سلطنت کا جنگی عجائب خانہ اُس کی جنگی قابلیت اور حربی شرف کی دلیل ہوتا ہے۔ اور ایک ایسا آئینہ ہوتا ہے جس میں اُس سلطنت کے جنگی کارناموں کا ایک ایک خط وخال نمایاں طریقہ پر نظر آسکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آجکل کی تمام متمدن سلطنتیں جنگی عجائب خانوں کا اہتمام کرتی ہیں اور اس پر زرِ کثیر صرف کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں آج قاہرہ کے جنگی عجائب خانہ کا حال الہلال مصر کی تازہ اشاعت کے حوالہ سے سپردِ قلم کیا جاتا ہے۔

مرحوم ملک فواد اوّل کا اپنی قوم پر یہ بڑا احسان ہے کہ انھوں نے قاہرہ کے قصرِ عابدین میں مصر کا ایک جنگی عجائب خانہ قائم کیا جو مصر کے فنِ عسکری کی تاریخ کے لئے ایک بہترین مدرسہ کا کام دیتا ہے۔ اس کے بعد وزارت حربیہ مصر نے ایک ایسے زبردست جنگی عجائب خانہ کی بنیاد رکھنی چاہی جس میں قدیم وجدید دونوں قسم کے حربی وعسکری آثار ونقوش جمع کردیئے جائیں چنانچہ وزارت نے پہلے پہل اس عجائب خانہ کو اپنے ہی مکان میں قائم کیا۔ پھر سال رواں کے اوائل میں اس کو شارع الشیخ برکات (Barakat Street) میں منتقل کردیا گیا۔ اِس عجائب خانہ میں حسب ذیل جنگ سے متعلق نادر اور عجیب وغریب چیزیں موجود ہیں۔

(۱) **لشکری لباس**:- اس حصہ میں متعدد اور مختلف قسم کے مومیائی نمونے ہیں جن کے ذریعہ لباسوں کو محفوظ رکھا گیا ہے۔ یہ نوع بہ نوع کے لباس وہ ہیں جن کو تاریخ کے مختلف دوروں میں

یعنی فراعنۂ مصر، عرب، ممالیک، آلِ عثمان، اور محمد علی پاشائے اعظم کے عہد اور پھر عصرِ حاضر میں فوجی پہنتے تھے۔

(۲) **مصری معرکوں کی تصاویر:۔** اس حصہ میں بڑی بڑی فنی الواح اور بڑے بڑے تصویری نمونے ہیں جن سے مصری افواج کے مختلف طریقہ ہائے جنگ کی تاریخ پر روشنی پڑتی ہے۔

(۳) تیسرے حصہ میں دکھایا گیا ہے کہ مصری افواج میدانِ جنگ میں اپنی حفاظت اور دشمن کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہونچانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کرتی تھیں مثلاً قلعوں کا حصار، خندقوں کا کھودنا، فوجی کیمپ گاڑنا اور کانٹے دار راستے بنانا۔

(۴) چوتھے حصہ میں قدیم و جدید عہد کی افواج کے مشہور قائدینِ شرق و غرب کے فوٹو یا اُنکی شبیہیں ہیں جن میں اُن کے جسم کا حصۂ اعلیٰ دکھایا گیا ہے اور ساتھ میں اُن کی مختصر سوانح عمریاں بھی لکھدی گئی ہیں۔

(۵) اس کے علاوہ عجائب خانہ کا ایک حصہ خاص اُن لوگوں کے لئے مخصوص ہے جو قدیم و جدید عہد میں مصری افواج کے سپہ سالار تھے۔ یا وزیرِ جنگ تھے یا مختلف دستوں کی کمانڈ اور جھنڈوں کا چارج اُن کے ہاتھ میں تھا اس حصہ میں ان لوگوں کے فوٹو اور اُن کے مجسمے ہیں۔

(۶) حصۂ ششم میں سامان و اسلحہ جنگ کی تیاری کے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ یعنی یہ کہ گولے کس طرح بنائے جاتے تھے۔ بندوقیں کس طرح ڈہالی جاتی تھیں۔ اور توپوں کی ساخت کس طرح عمل میں لائی جاتی تھی۔ اور زہریلے گیس کس طرح تیار ہوتے تھے۔ اس حصہ میں اُن اسلحہ اور سامانِ حرب کی روئداد بڑی دلچسپ اور اہم ہے جو عہدِ قدیم سے متعلق ہیں۔

(۷) ساتویں حصہ میں مصری بیڑہ کی تفصیلات دکھائی گئیں ہیں جن سے عہدِ قدیم کی سمندری لڑائیوں کی تاریخ پر روشنی پڑتی ہے اور اُن مشہور مصری کشتیوں کا حال معلوم ہوتا ہے جن سے بحرِ ابیض متوسط اور

بحر احمر کا مصری بیڑہ مرکب ہوتا تھا۔

(۸) آٹھویں سیکشن میں تمام قطر مصری۔ سوڈان اور نیل سے تعلق جغرافی معلومات بہم پہونچائی گئی ہیں اور اسی سلسلہ میں ریل۔ اور بری و نیلی ذرائع پیغام رسانی پر، اور افواجِ مصریہ کی مورچہ بندیوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

(۹) نویں حصہ میں خرائط (Charts) ہیں جن میں ہندسوں کے ذریعہ یہ بتایا گیا ہے کہ مصری افواج کی تعداد اس صدی میں کتنی رہی ہے اور مدرسہ حربیہ کے طلبار، اور مریضانِ جنگ کی تعداد کتنی تھی۔ اور فوجوں کے پاس جو سامان و اسلحہ جنگ تھا وہ کتنا اور کس مقدار میں تھا اس حصہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اجنبی لشکروں کے لباس، اُن کے ہتھیار اور اُن کے معرکوں کا بھی ایک اجمالی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔

(۱۰) اس میں جنگی عمارتوں اور قلعوں کی تصویریں دکھائی گئی ہیں —— قدیم قاہرہ کی شہر پناہ۔ اور اس کے گنبد نمایاں کئے گئے ہیں۔

(۱۱) اس حصہ میں محمد علی اعظم کے زمانہ سے اب تک جنگ سے متعلق جو لٹریچر شائع ہوا ہے اُن سب کا ایک مجموعہ محفوظ کر دیا گیا ہے۔

(۱۲) اس حصہ میں تمام قدیم و جدید قسم کی توپوں اور اُن کے گولوں کے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ اور ہر ایک توپ اور گولہ کے ساتھ ایک تختی لگی ہوئی ہے جس میں واضح طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ یہ توپ کتنے وزن کی ہے اُس کو کس جنگ میں استعمال کیا گیا۔ اور یہ گولہ کتنی دور پھینک سکتی ہے۔ اسی طرح گولوں کی نسبت تفصیلی معلومات دی گئی ہیں۔

الہلال مصر نے اپنے مقالہ کے ساتھ اس عجائب خانہ کی بعض عجیب و غریب چیزوں کے فوٹو بھی شائع کئے ہیں جن کو افسوس ہے ہم یہاں درج نہیں کر سکتے۔ بہر حال یہ عجائب خانہ اپنی نوعیت میں مصر کی جنگی تاریخ کا ایک روشن آئینہ ہے جس سے مصر کی تاریخِ جنگ پر ریسرچ کے سلسلہ میں بڑی مدد مل سکتی ہے۔